نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عصہ — قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۴۷ - جلد ۹ — لودیانہ ۲۴ نومبر ۱۸۸۱ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

افغانستان میں لوٹ مار کا بازار گرم ہو رہا ہی = امیر سرور خان و محمد حسن خان و اُنکے بھائی کو قید کر لیا ہی = قندھار میں امن ہی مگر امیر کو درانیوں کی طرف سے ابھی تک سخت دہشت ہی = ایوب خان کی نسبت خبر ہی کہ اُسکے پاس اسقدر سرمایہ جنگ ہوگیا ہی کہ کچھ عرصہ بعد وہ افغانستان کی طرف جنگ کے واسطے روانہ ہوگا = کابل سے ... شتر ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے تھے مگر راستہ میں سردار داؤد خان وغیرہ نے سب کو لوٹ لیا = قندھار کے گرد نواحی دیہات بیرحمی کے ساتھ لوٹے اور تباہ کئے گئے ہیں = امیر کابل نے جنرل [illegible] قندھاریوں کی بھرتی کر کے کابل کی طرف روانہ کر دیں = حضور ویسرائے صاحب بہادر ۲ دسمبر کو کلکتہ میں رونق افروز ہونگے = ملتان کے صاحب ڈپٹی کمشنر کو لاہور کے اخبار ٹریبون پر نالش کرنے کی اجازت سرکار سے نہیں ملی = مرو عنقریب روس کا مطیع ہوا چاہتا ہی = انگریزوں کی طرف سے ٹرنسوال میں پھر جنگ ہوگا = فرانس اور انگلستان میں سوداگری معاملہ کا عہدنامہ مرتب ہوگیا = ہرات میں امیر کی فوج نے ایوب خان کی ۳۰ توپیں چھین لی تھیں = روس کے شہر ماسکو میں آگ لگنے سے اڑھائی کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا = سرکار چین نے جرمن سے بہت سامان حرب خرید کیا ہی = مسٹر جے اردے صاحب حلقہ ملتان کے انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے ہیں = چین نے روس کے ساتھ یہہ عہدنامہ منظور کر لیا ہی کہ روس چین تک تار برقی لگا لیوے = ٹیونس کے [illegible] فرانس کے مطیع ہوگئے ہیں = امرتسر میں ابھی تک بخار کا سخت زور ہی = پیرس میں برقی قوت کا استعمال ہو رہا ہی = شملہ میں جو مکانات دفاتر کے واسطے تعمیر ہوئے تھے انپر سرکار کا ۵۵ لاکھ روپیہ صرف ہوگا = میرچھ

کابل کے جیلخانہ سے فرار ہوگیا ہی = ہوتی مردان میں جو آگ لگی تھی اُس سے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا = وسط ہند میں ہیضہ پھیلا ہوا ہی = آگرہ میں حضور ویسرائے کی آمد پر ایک بڑا بھاری دربار ۱۰ نومبر کو منعقد ہوا تھا = سرور خان و محمد حسین کو امیر کابل نے قید کر دیا ہی = گورنر ترکستان مع اپنے مصاحبوں کے بخارا میں آیا ہی = روسی پولیس نے اپنی رعایا کو از حد تنگ کر رکھا ہی = پرنس بسمارک وزیر اعظم جرمن نے رائے دی ہی کہ فوج میں تخفیف کر دیجاوے = شاہ اٹلی کے قتل کی سازش جن لوگوں نے کی تھی وے گرفتار کئے گئے ہیں = ایک عورت فرانس میں ۱۴۱ برس کی عمر کی موجود ہی = مسس گارفیلڈ صاحبہ کے واسطے جو چندہ امریکہ میں ہو رہا ہی اُسکی تعداد ۳ لاکھ ۳۹ ہزار ڈالر تک پہنچ گئی ہی = مصر میں جو کمیٹی اب کارروائی کر رہی ہی اُسکی خبر سوائے ممبران کے اور کسی کو نہیں ملتی +

نورافشاں

—— ولایت کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہی کہ ٹیونس میں نہایت سنگین وارداتیں وقوع میں آرہی ہیں یعنے ۳۰ ستمبر کو اُن عربوں میں سے جو علی بیگ پر حملہ کر رہے تھے پانسو عربوں نے عوذر رغہ کے ریلوی اسٹیشن کو گھیر لیا جو ٹیونس سے قریب پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہی - اور ریل مذکور کو اُکھاڑ ڈالا اور تمام گاڑیوں کو توڑ ڈالا - اور روسی اہلکاروں کو جو تار کی اٹلی والوں اور مالٹا والوں کو قتل کرنے کے بعد انہوں نے یہہ ارادہ مصمم کر لیا کہ اسٹیشن ماسٹر اور اُسکے ماتحتوں کو زندہ جلا دینا چاہئے - چنانچہ اُنہوں نے اِس مقصد کے واسطے تین سو سلیپروں کا انبار لگایا اور اُس پر چربی اور تیل ڈالا - اور جسوقت اُسمیں خوب شعلے اُٹھنے لگے تو اُنہوں نے اُن قیدیوں کو اور نیز چند لاشوں کو جو اِدھر اُدھر پڑی ہوئی تھیں آگ کے اندر پھینک دیا - دو اہلکاروں نے جو چھپے ہوئے تھے اُس ماجرے کو مشاہدہ کیا اور آخرکار ٹیونس کو اِس واقع کی کیفیت بیان کرنے کے واسطے بچ کر بھاگ گئے - ایک شخص اسطرح جانبر ہوا کہ وہ ایک حوض کے اندر کود پڑا - جہاں وہ ۹ گھنٹہ تک پانی کے اندر ہی رہا +

یہہ عربوں کا کچھ نیا ظلم نہیں ہی - عرب لوگ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں - کیا اہل فرانس اِن عربوں کو سزا نہیں دیسکتے ہیں +

—— صاحب اخبار عام تحریر فرماتے ہیں کہ سلطان روم کی حالت کو قرضوں کی بوچھاڑ نے بالکل تباہ کر رکھا ہی - اور ایسی تباہ حالت میں روس کا زور ڈالنا کہ جنگ کا جرمانہ ادا کرے سلطان کو ایک دم بھی چین نہیں لینے دیتا - صوبہ رومیلیا کی تمام آمدنی سلطان اپنے قرض خواہوں کے نام لکھ چکے ہیں - سائپرس کی آمدنی انگلستان لیتا ہی - باقی فقط ایک ملک رہا ہی جسکی آمدنی سلطان کے پاس رہگئی ہی اور اِسی آمدنی پر وہ گذر کر رہا ہی مگر سلطان نے روس کو ابھی تک کچھ نہیں دیا ہی اور نہ دینا چاہتا ہی - کیونکہ سلطنت روم کی اندرونی حالت نہایت ہی تباہی کے درجہ کو پہونچ رہی ہی - اور اب سلطان کو یہہ بھی معلوم ہو گیا ہی کہ روس کا ارادہ اصل میں روم پر قبضہ کرنے کا ہی +

ہمکو پیشتر ہی سلطنت روم کی نسبت معلوم ہوتا تھا کہ یہہ سلطنت روم ہرگز سلطان کے قبضہ میں نہ رہیگی سو اب وے دن قریب ہیں کہ سلطان اپنا ملک جو کسیقدر باقی رہگیا ہی دیگر سلاطین یورپ کے حصص پر تقسیم کر دیگا - اگر یہہ خوشی سے تقسیم کر دیا تو اُسکے حق میں اچھا ہی ورنہ روس پھر زور ڈالکر اکیلا ہی قبضہ کر لیگا - یہہ تمام نتایج ظلموں کے ہیں - ظالم ہرگز سرسبز نہیں ہوتا ہی +

—— جو کہ شہر ملتان میں درمیان اہل ہنود و اہل اسلام کے بلوہ ہوا تھا اُسکی خبر ناظرین اخبار کو دی گئی تھی اب خبر آئی ہی کہ بلوہ مذکور میں جن لوگوں نے دلیری کے ساتھ فساد اور مار کوٹ اور عبادت گاہوں کو جلانے میں کوشش اور شرکت کی تھی اُن کو عدالت ملتان سے مفصلہ ذیل سزا ہوئی ہی - مسمی روشن ہندو کو جس نے ایک قصائی کو بہت مارا تھا اور دو مسجدوں کو آگ لگائی تھی ۱۴ برس ۹ ماہ کی قید ہوئی +

گھنیا ہندو کو جس نے ایک قصائی کو مارا تھا اور خدا بخش گماشتہ کسرٹ کی مسجد کو آگ لگائی تھی ۸ سال ۳ ماہ کی قید ہوئی +

لالو ہندو کو ۶ سال ۹ ماہ کی قید بجرم مارپیٹ و آتش زنی ہوئی +

مسمیان ہریا - رچھانگہ وجیتا والیشر اہل ہنود کو مسجد ولی محمد خان میں آگ لگانے کے جرم میں پانچ پانچ سال کی قید ہوئی +

مسمیان پورا - دولا - پیرا - ساول - منگا - موہنسی کو اہل ہنود کی عبادت گاہ میں آگ لگانیکے جرم میں اڑھائی اڑھائی سال کی قید ہوئی +

اور مسمی محمد کو پانچ سال اور امام بخش کو سات سال اور اللہ بخش نمبردار کو پانچ سال کی قید ہوئی +

—— افغانستان کی خبریں جو ہفتہ حال میں موصول ہوئی ہیں اُن سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان کے بعض بعض حصوں میں امیر کابل کا انتظام بخوبی نہیں ہوا ہی کیونکہ بعض بعض جگہہ لوٹ مار کی گرم بازاری ہو رہی ہی اور امیر بجمیعہ اپنے ہمراہیوں کے فتور برپا کر رہا ہی اگر ایسی ہی حالت رہی تو شاید بہت سے لوگ امیر کے مخالف کھڑے ہو جاوینگے +

—— انگلش پارلیمنٹ کا ایک ممبر ہندوستان کی سیر کو آنیوالا ہی - اُنکا نام نامی رایٹ آنریبل ڈبلیو - ای - بکسٹر صاحب ہی +

====

بقیہ تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

تیسرا باب

اسبات کے بیان میں کہ کلیسیا کا مسیح کی نسبت کیا گمان تھا

دوسرا گواہ جسے ہم پیش کرینگے اِگناطیُس نامے ہو یہہ شخص قابل تعظیم ہے اسلئے کہ اگناطیس کے وسیلے سے ہم عین رسولوں کے زمانے سے پیوستہ ہوتے ہیں وہ یوحنا رسول کا شاگرد تھا ایام جوانی میں اُسنے اُسی رسول سے تعلیم پائی تھی جسنے شفیع کی چھاتی پر سر رکھا تھا اور اُسکی زبان سے سچائی پائی تھی۔ ناظرین پر واضح رہے کہ اس مقدمے میں ایسے شخص کی شہادت کی قدر نہایت اعلیٰ ہے۔ کیا اگناطیس نے فی الحقیقت عیسیٰ مسیح کی اُلوہیت کو مانا لفظ بلفظ اسکا قول پیش کیا جاتا ہے وہ فرماتا ہے۔ مسیح جسم کی نسبت داؤد کی نسل سے تھا اور اُلوہیت اور قدرت کے مطابق خدا کا بیٹا فی الحقیقت ایک کنواری سے پیدا ہوا ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح ابن آدم اور ابن اللہ تھا +

یوحنا رسول کا ایک اور شاگرد شہید پولیکارپس تھا۔ مسیح کی خاطر اپنی جان دینے سے پہلے اُسنے فلپی شہر کی کلیسیا کیطرف ایک چٹھی لکھ بھیجی۔ اُس خط میں وہ سرگرمی سے دعا مانگتا ہے کہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا خدا اور باپ عیسیٰ مسیح ابن اللہ جو خود ابدی کاہن ہے انکو ایمان اور سچائی اور حلیمی میں قایم کرے اور اپنے مقدس لوگوں کو حصہ دے بعد ازاں جب وہ کھمبے سے باندھا گیا اور اُسکا جسم جلایا جانے پر تھا اُس مقدس شہید نے اپنے مرتے دم یوں دعا کی کہ خدا میں تیری اور تیرے اکلوتے بیٹے ابدی اور آسمانی عیسیٰ مسیح کی سب چیزوں کے لئے تعریف اور حمد اور ستایش کرتا ہوں تجھکو اور اسکو اور پاک روح کو جلال اب سے تا ابد ہووے آمین۔ اور دوسری جگہہ وہ مسیح کو خدا کا ابدی بیٹا کہکر فرماتا ہے کہ آسمان اور زمین میں سب کچھ اُسکے تابع ہے +

پولیکارپس کے وفات کے بعد سمرنا کی کلیسیا نے اپنے اس عزیز بشپ کی سرگذشت لکھی جسکا ایک فقرہ بہت ہی سوثر و عجیب ہے جس میں وہ مسیح اور شہیدوں کی واجب عزت کے درمیان فرق ظاہر کرتے ہیں۔ یوں مرقوم ہے بیشک ہم اسکو (یعنے مسیح کو) ابن اللہ جان کے پرستش کرتے ہیں لیکن شہیدوں کو جو خداوند کے شاگرد اور پیرو ہیں بہت پیار کرتے ہیں بسبب اسکے کہ اُنہوں نے اُسکے لئے جو اُنکا بادشاہ اور اُستاد تھا بے نظیر جان نثاری کی +

شاید سب سے اوّل غیر الہامی عیسائی نوشتوں سے ایک خط موسوم برنباس ہے کئی عالموں نے بعد تحقیقات یہہ یقین کیا ہے کہ درحقیقت پولوس رسول کے رفیق برنباس نے اسکو لکھا ہے لیکن بعضے اس سے منکر ہیں پر وہ بات جو غور طلب ہے یہہ نہیں ہے کہ اُسکا مصنف کون تھا مگر یہہ کہ وہ کس زمانے میں لکھا گیا بلا شبہ اسبات کا قطعی ثبوت ہے کہ یہہ خط یوحنا کی وفات کے پیشتر موجود تھا اس لئے (نوٹ) ڈاکٹر ٹشن ڈارف صاحب جو بڑے عالم و فاضل تھے بڑی کوشش سے اس خط کے سب سے پُرانے نسخہ موجودہ کی تحقیقات کرکے فرماتے ہیں کہ بلا شک یہہ خط سنہ ۷۰ع کے پیشتر موجود تھا۔

اس خط کی گواہی اگناطیس سے کچھ پیشتر کی سمجھنی چاہیے الغرض یہہ ہم کو عین رسولوں کے زمانے میں پہنچاتی ہے +

اس پُرانے نسخہ میں جو باتیں مسیح کی اُلوہیت سے متعلق ہیں اِس کثرت سے ہیں کہ سبھوں کے پیش کرنیکی گنجایش نہیں عبارات ذیل بطور نمونہ کے درج ہیں (لکھا ہے) خداوند نے ہماری روحوں کے واسطے دکھ اُٹھانا قبول کیا ہے باوجودیکہ وہ ساری دنیا کا خداوند ہے جسکی نسبت اُسنے دنیا کے پیدا کرنے سے پہلے کہا ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں کیونکہ اگر وہ مجسم نہوتا تو کسطرح ہم لوگ نجات پا سکتے۔ پھر لکھا ہے پس اگر خدا کے بیٹے نے جو خداوند ہے اور اُسکے بعد زندوں اور مُردوں کا انصاف کریگا دکھ اُٹھایا تاکہ وہ ہمکو زندہ کرے ہمیں یقین کرنا چاہئے کہ خدا کا بیٹا دکھ نہ اُٹھا سکتا مگر ہمارے ذریعے سے۔ پھر لکھا ہے مسیح کی بزرگی کی بابت ہمیں خبر ہے کہ کسطرح تمام چیزیں اُسکی خاطر اور وسیلے سے پیدا کی گئیں +

یہہ بات کسطرح سمجھنی چاہئے کہ ہم مذکورہ بالا شہادتوں کے سوا کوئی اور پیش نہیں کر سکتے۔ جسنے ناظرین کے سامھنے کلیسیا کے ایمان کا پیشتر اسکے کہ کوئی عہد نامہ تحریر ہوا تھا گویا ایک نمونہ پیش کیا ہے اگر ضرورت ہو تو ہم بہت سے اور گواہ پیش کرتے ہیں۔ یوسیبس عیسائی کلیسیا کا ایک قدیمی مورخ تحریر فرماتا ہے کہ جسٹنس شہید ملٹیادیس کلیمنط ملیطو اور کئی اور مصنف جو رسولوں کے زمانے سے تھوڑے عرصہ بعد ہوئے اپنے نوشتوں میں مسیح کی اُلوہیت کے مقر ہیں اتنا ظاہر ہے کہ ہر ایک طالب حق قایل ہوگا کہ اس گمان کو کہ مابعد زمانہ رسل مسئلہ اُلوہیت مسیح بتدریج ظاہر ہوا

(از نوٹ) اگناطیس کئی پچاس برس کے زمانے میں موجود تھا یعنی یوحنا رسول اور پولیکارپس کے تھا اسلئے اسکی گواہی سے اس زمانے تک متواتر شہادت کا سلسلہ ملتا ہے نوٹ مترجم

ترک کرنا چاہئے اِسلئے کہ یہہ بالکل خلاف حقیقت ہی۔ علاوہ ازین یہہ بھی صاف ہی کہ جلسۂ نیس کے پیشتر کے مصنفوں نے مثل تقریرات عقایدنامہ مروجہ کے اِس مقدمے پر ایسی ہی کامل اور صاف اور صحیح تقریریں کی ہیں۔ علاوہ ازین ہم نے یہہ بھی دیکھا ہی کہ انہیں مسایل کو عیسائی لوگ ہر ایک زمانے میں ہر ایک جگہہ میں مانتے تھے۔ پھر دیکھتے ہیں کہ یہہ مسئلہ ہر ایک زمانے میں یکساں رہا ہی۔ ہم اِس مضمون پر مختلف گمانوں کا نشان بھی نہیں پاتے اور مسایل میں مختلف خیال و گمان ابتدا زمانے کے عیسائی مصنفوں میں پائے جاتے ہیں مگر اس بڑی اصلی سچائی کی نسبت بھی کلیسیا کے رایوں میں عجیب مطابقت ظہور میں آئی ہی +

عقایدنامے کے رو سے اِس عقیدے کا بیان یوں ہی

کہ میں خداوند یسوع مسیح پر جو خدا کا ایک ہی متولد بیٹا ہی
سب عالموں کے پیشتر اپنے باپ سے متولد ہوا
خدا سے خدا نور سے نور سچے خدا سے سچا خدا مصنوع
نہیں بلکہ مولود اُسکی اور باپ کی ایک ہی ماہیت ہی جس سے
ساری چیزیں پیدا ہوئیں وہ ہمارے واسطے جو آدمی
ہیں اور ہماری نجات کے واسطے آسمان سے اُتر آیا اور
روح قدس کے وسیلے کنواری مریم سے مجسم ہوا اور
آدمی بنا ایمان لاتا ہوں۔

اگر ناظرین صرف عقایدِ نیس کی ان تقریرات کو پاک آدمیوں کے بیان مذکورہ سے جو اِس عقایدنامہ کی ترتیب سے پیشتر ہوئے ٹھیک ٹھیک مقابلہ کریں تو دیکھینگے کہ کلیسیا وہی مسئلہ جو اُس میں مندرج ہی خود رسولوں کے زمانے میں مانتی اور سکھاتی تھی۔ البتہ عقایدنامہ کے الفاظ جو ۳۲۵ء میں تحریر ہوئے کانوں میں مغز اگنیشیس کی اُن باتوں کی گونج دیتے ہیں جو دو سو برس پہلے سنائی گئیں تھیں۔ اور وہ یہہ ہیں کہ مسیح جسم کی نسبت داؤد

کی نسل سے ہی الوہیت اور قدرت کی نسبت خدا کا بیٹا
کنواری سے پیدا ہوا ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح ابن آدم
اور ابن اللہ +

پس معلوم ہوا کہ عیسیٰ مسیح کی اصل الوہیت کا مسئلہ مثل جلالدار قوس قزح کے قدیم کلیسیا کی تمام تواریخ میں نظر آتا ہی اُسکا ایک سِرا رسولوں کے زمانے پر اور دوسرا سِرا جلسۂ نیس کے زمانے پر ہی۔ آئندہ باب میں ہم اِس مضمون کی تحقیقات کی راہ میں ایک اور منزل طے کرینگے +

باقی آئندہ

بقیہ مسیحی عقیدہ نمبر ۹

آسمان پر چڑھ گیا

بعض مسیحی معلموں نے اُسکا مجسم ہونا اور آسمان پر چڑھ جانا یوں بیان کیا ہی کہ جب مسیح مجسم ہوا تب اُسنے اُس خدا کی صورت کو جو ازل سے رکھتا تھا اوتار پھینکا اور اپنے آپ کو محدود بنا کر انسانی شکل کو اختیار کیا یہہ لوگ صعود کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ ضرور اُسکے وسیلہ سے نقل مکان کر کے دنیا سے آسمان میں داخل ہوا ہم یہہ اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا خداوند انسانیت کی حیثیت میں صرف ایک ہی جگہہ میں موجود ہی اُسکی ہستی کی صورت صرف انسانی ہی نہ کہ الٰہی مشہور مفسر ابراڈ صاحب نے کہا کہ خدا کا اکلوتا بیٹا انسانی روح بنا اور اپنے واسطے مریم کے شکم میں ایک جسم پیدا کیا اور اُسکے شکم سے انسان پیدا ہوا پس انسانی ذات میں دو حصے تھے پہلے وے چیزیں جو انسانیت کے لئے ضروری ہیں یعنے بدون اُنکے انسان انسان نہیں ہی دوسرے وے چیزیں جو انسانیں

عارضی اور متغیر ہیں مثلاً کمزوری موت دُکھ درد وغیرہ دیگر خصوصیت مسیح نے صعود کے وقت بالکل اوتار پھینکی اور اب آسمان میں جلال والی انسانیت کی حیثیت میں موجود ہی وہ کہتے ہیں کہ مسیح نے ہمیشہ کے لئے خدائی صورت کو اوتار پھینکا اور انسانی صورت اختیار کی اور اُسی انسانی صورت میں وہ اب آسمان پر ہی اپنی روح کے وسیلہ کلیسیا اور دنیا پر حکومت کرتا ہی مکان کی نسبت وہ دنیا سے غیر حاضر ہی لیکن قدرت کے وسیلہ سے وہ اپنے لوگوں کے نزدیک اور درمیان موجود ہی +

مسیح کی انسانی قوت سے حاضری کو ہم مانتے ہیں لیکن اِس بات کو نہیں مانتے کہ اُسنے خدا کی صورت کو بالکل اوتار پھینکا اور انسانی روح بنا اور ہمیشہ کو انسانیت کی حالت میں رہیگا اگر یہہ سچ ہو تو مسیح فقط آدمی ہی اور خدا نہیں مثلاً اگر ایک جوان آدمی اپنے آپکو محدود اور چھوٹا کرتا ہوا لڑکے کی صورت تک پہونچ جاوے اور اوسی صورت میں ہمیشہ کو قایم رہے تو لڑکا ہی سمجھا جاویگا نہ جوان اسطرح اگر کوئی آدمی اپنی عقل کھو بیٹھے اور بے عقل بنجاوے تو وہ بے عقل ہی کہلاویگا نہ ہشیار یا اگر حیوان بنجاوے اور فقط حیوان کی لیاقت اور قوت رکھے تو اُسکو حیوان کہینگے نہ انسان اسیطرح اگر خدا کا بیٹا انسان بنا اور ہمیشہ کو انسانیت میں رہا تو انسان ہی نہ خدا +

انجیل کے مطابق مسیح کا صعود ایک ضروری امر تھا +

(۱) ضرور اسواسطے تھا کہ مسیح آسمان سے آیا آسمان اُسکا گھر تھا اور وہی اُسکی سکونت کے لائق ہی اسواسطے جب تک یہہ دنیا گناہوں سے پاک نہو اور نیا آسمان



اور نئی زمین نہ بنے یہہ دنیا اُسکے رہنے کے لائق نہیں ہے +

(۲) مسیح کا صعود سردار کاہن کے کام کے تمام کرنے کو ضرور تھا اُسنے اپنے آپکو اس دنیا میں قربان کیا ضرور تھا کہ اُس قربانی کے لہو کے ساتھ آسمانوں سے گذر کر خدا کے حضور حاضر ہو اور یہہ بھی ضرور تھا کہ وہ آسمانوں پر جاکر اپنی اُمتوں کے واسطے خدا کی حضور سفارش کرے جیسا وہ ہمارے گناہوں کے واسطے مر دیا ہمیں راستباز ٹھہرانے کے لئے پھر جی اُٹھا یہہ سب باتیں یہودیوں کے بیچ میں قربانی کی رسم سے ظاہر تھیں اُنکے یہاں دستور تھا کہ قربانی کا جانور ہیکل کے باہر ذبح کیا جاتا تھا سردار کاہن قربانی کا لہو اور خوشبو لیکر پردہ کے اندر پاکترین جگہہ میں لیجاتا تھا اور وہاں کفارہ گاہ میں عہد کے صندوق پر چھڑک دیتا تھا جو کام سردار کاہن اس دنیا کی ہیکل میں کرتا تھا ضرور ہوا کہ ہمارے اقرار کا سردار کاہن بھی اُس کام کو آسمانی ہیکل میں پورا کرے اِس مضمون کا پورا بیان عبرانیوں کے خط میں کیا گیا ہے +

(۳) خداوند اپنے شاگردوں کو فرماتا ہے تمہارے لئے میرا جانا ہی فایدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینیوالا تمہارے پاس نہ آویگا پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیجدونگا اسواسطے مسیح کا جانا شاگردوں کے لئے ضرور تھا مسیح نے نجات کا کام پورا کیا لیکن شاگردوں کو اُس کام سے فایدہ تبھی ہوا جب روح القدس کے وسیلہ سے اُسپر ایمان لائے یہہ روح القدس ہی کی مدد سے ہے کہ آدمی گناہوں سے متنفر ہوتے ہیں اپنی لاچاری کو پہچانتے ہیں اور مسیح کے پاس نجات کی تلاش کرتے ہیں ماسوا اِسکے نبیوں نے روح القدس کے نزول کی نبوت کی تھی اُنہوں نے بیان کیا تھا کہ مسیح کے زمانہ کی ایک خاص خصوصیت یہہ ہوگی ضرور تھا کہ یہہ نبوتیں پوری ہوں روح القدس کی نعمت حاصل کرنے کے لئے مسیح کا آسمان پر چڑھ جانا ضرور تھا وہ اُٹھایا گیا تاکہ روح القدس کے وسیلہ سے لوگوں کو توبہ اور گناہوں کی معافی بخشے ہر زمانہ کے اور ہر قوم سے اُنکو اکٹھا کرے اس کام کو پورا کرنے کے لئے آسمان کا تخت سب سے اچھا تھا +

(۴) مسیح نے اپنے غمگین شاگردوں کو فرمایا میں جاتا ہوں کہ تمہارے لئے جگہہ تیار کروں اور جسحال میں کہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہہ طیار کرتا تو پھر آونگا اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو اس کام کو پورا کرنے کے لئے ضرور تھا کہ مسیح آسمان پر جاوے +

باقی آئیندہ

مراسلات

شاہراہ یا شریعت نمبر ۱۳

تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھہ سے پیار کر پہلا اور بڑا حکم یہی ہے اور دوسرا اُسکے مانند ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا اپنے آپ کو -

متی ۲۲: ۳۷ - مرقس ۱۲: ۳۰ -

لوقا ۱۰: ۲۷ -

شریعت کے حقیقی اور سچے شارع نے خدا کی پاک شریعت کا خلاصہ صرف اِن چند ہی فقروں میں کر دیا ہے - اور پھر یہہ فرمایا "اِن دو حکموں پر ہی سب شریعت اور سارے انبیا کی باتیں موقوف ہیں" - اگر ہم بنظر غور دیکھیں تو ہمکو اِن دو حکموں میں ہی پوری شریعت حاصل ہوتی ہے - خدا نے حضرت موسیٰ کو دس احکام دو تختیوں پر دیئے تھے یعنے اول تختی پر پہلے حکم سے چوتھے تک وہ احکام تھے جو کہ خدا سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسری پر پانچویں سے دسویں تک وہ جو کہ انسان سے - خداوند مسیح نے ایک سے چار تک کا خلاصہ اول حکم میں کر دیا یعنی کہ تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری طاقت سے اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر" اور دوسرے چھہ حکموں کا عرق صرف اِن چند کلموں میں نکالدیا ہے کہ "تو اپنے پڑوسی (نبی آدم) کو ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپکو" ہم زور سے یہہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ یہہ کام صرف انسان کا ہی نہیں ہے کہ اُس شریعت کا خلاصہ جو کہ موسیٰ کی معرفت دی گئی اور جس کے قایم رکھنیکو وقتاً فوقتاً خدا خود پیغمبروں کی معرفت حکم دیتا رہا صرف ان چند الفاظ میں کر دے - اگر ہم کسی انسان کی شرح کو یا قانون کی کتاب کو دیکھیں تو معرفت اِس حکم پر ہی کہ "تو خون مت کر" دو صفحے سیاہ کئے ہوئے پاوینگے انسان اپنی نادانی سے اکثر بہت الفاظ تھوڑے سے مطلب کے لئے استعمال کرتا ہے پر خدا جو کہ نہایت ہی دانا ہے صرف چند ہی الفاظ میں بڑا وسیع مضمون ادا کرتا ہے +

موسوی شریعت کا انحصار وعدوں اور سزا پر تھا چنانچہ لکھا ہے کہ "وہ شخص جو جان بوجھہ کے گناہ کرے خواہ

وہ دیسی ہو خواہ پردیسی وہ خداوند کی اہانت کرتا ہے وہ شخص اپنے گروہ میں سے کٹ جائے کیونکہ اُسنے خداوند کی کلام کی اہانت کی اور اُسکے حکم کو توڑ ڈالا وہ انسان بالکل کٹ جائے اور اُسکا گناہ اُسپر ہو (گنتی ۱۵: ۳۰، ۳۱) حکم (خدا کا) چراغ ہے" جو کلام کی تحقیر کرتا ہے ہلاک کیا جائیگا پر جو حکم سے ڈرتا ہے اُسکی خیریت ہوگی" وہ جو حکم کو حفظ کرتا ہے (اپنا ہی) اپنی جان کی محافظت کرتا ہے" (امثال ۶: ۲۳-۱۳: ۱۳-۱۹: ۱۶) جو جان گناہ کرتی ہے سو مرے گی (حزقیل ۱۸: ۲۰) پر مسیحی شریعت حرف محبت پر موقوف ہے سو اُسکا حکم یہہ ہے کہ جیسے میں نے تمہیں پیار کیا تم بھی آپس میں پیار کرو۔ (یوحنا ۱۵: ۱۲- اور یوحنا ۳: ۱۱) شریعت موسوی کا گرہ حرف خوف خدا پر تھا یعنی اُس سزا کے خوف پر جو کہ عدول حکمی سے لوگوں پر آپڑتی تھی۔ کتاب مقدس میں ہزارہا ایسے مقامات ملتے ہیں کہ عدول حکمی کی سزا فوراً [illegible] ملی جب تک اسرائیل خدا کے حکموں پر عمل کرتے رہے خدا اُنکے ساتھ رہا پر جبکہ اُنہوں نے خدا کو اپنی آنکھوں سے ایک لحمہ بھی جدا کیا اور بیگانے معبودوں پر دل لگایا فوراً اُنکو سزا ملی۔ چنانچہ بارہا اسیر ہونا اور قتل کیا جانا۔ دیس سے پردیس ہو کر غلامی میں زندگی بسر کرنا بادشاہ ہو کر خوشی منانا وغیرہ صرف شریعت کی عدول حکمی کا نتیجہ تھا۔ دور کیوں جاتے ہو آدم کا حال دیکھو کہ خدا نے اُسکو بھی ایک خاص شریعت دی تھی جسکی عدول حکمی سے اُسپر نہ صرف موت کا فتویٰ لگا بلکہ اس لایق خیال کیا گیا کہ آگے باغ عدن اور خدا کی قربت میں نہ رہے۔ ویسے ہی نوح کا طوفان سدوم و عمورہ کی بربادی یہودیوں کی تکالیف بابری اور کال وغیرہ یہ سب صرف شریعت کو بالائے طاق رکھنے کا پھل ہوتے تھے +

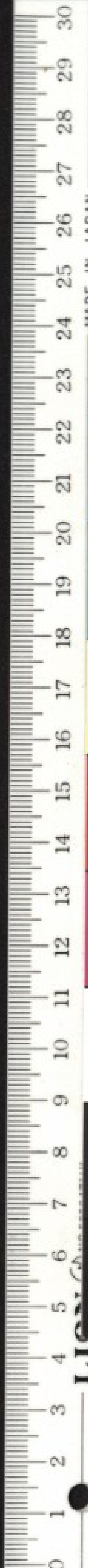
ہمارے بارہ مضمونوں سے جو کہ اسی باب میں اخبار ہذا میں درج ہوتے رہے ہیں یہہ بات ہر شخص پر بالکل ثابت اور آشکارا ہو جائیگی کہ ان دس احکام میں سے ایک بھی نہیں جسکو کہ ہم نے توڑ نہ دیا ہو۔ لیکن دو کا تو کیا ذکر ہے یہاں ناظر ناظرین آج مندرجہ عنوان احکام پر ذرا غور سے دیکھیں +

یہہ تو ظاہر ہے کہ ہم نے جیسا کہ چاہئے خدا کو نہ تو پیار کیا نہ پہچانا نہ اُسکی عبادت اور بندگی کی نہ اُسکو اپنا سب کچھ دیا نہ اُسکی اور احکام جو کہ صرف اوس ہی سے تعلق رکھتے ہیں بجا لائے۔ چنانچہ یہہ اکثر اوقات سننے میں آتا ہے کہ ماعرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک۔ بارہا لوگ اپنے بال بچوں کی خاطر خدا کو بھول جاتے اور ذہن کرتے یا اپنے دنیاوی دوستوں یا رشتہ داروں سے کیسا خدا سے زیادہ پیار کرتے یا اپنے تن یا عقل یا علم یا پاکیزگی کو اپنا معبود اور ہادی جانتے۔ یا صبح سے شام تک اور پھر شام سے صبح تک دولت کی فکر میں رہتے یا کسی اور دنیاوی چیز کی محبت و تلاش میں رہتے ہیں۔ غرضکہ وہ خدا کا حق خدا کو نہیں دیتے کیونکہ اگر ہم کسی اور شی کو ایک لحمہ بھی پیار کریں اور خدا کو بھول جاویں تو ہم خدا کی حق تلفی کرتے ہیں ہر ایک شخص نے سچے خدا کو چھوڑ دیا اور اپنے واسطے کوئی نہ کوئی بت بنا لیا جسکو کہ وہ پیار کرنے لگا بت پرستونکا تو حال ہی نہ پوچھو وہ تو ظاہراً خدا ہیں اکیلے خدا کی جگہ اپنے ہاتھونکی کاریگری کو پوجتے اور اُنکو ہی اپنا خالق جانتے ہیں۔ کیا ہمارے ہندوستان میں ایسے لوگوں کی کچھ کمی ہے۔ ادھر دیوی کی پوجا ادھر کالی کی بھینٹ یہاں گنگا اشنان اور وہاں جگناتھ جی کا درشن اور ایسے اور جنکی سو پوجا پاٹ وغیرہ ہو رہے ہیں حقیقی خالق کا خیال کہاں غرض کہانتک بیان کریں۔ ادھر مجیدونکا حال سنو شیخ صدو کے گلگلے۔ میانجی کی کھچڑی۔ داتا گنج بخش کے برتوشہ۔ بی بی فاطمہ کا ملیدا۔ مولا مشکل کشا کا روزہ۔ بی بی پاکدامن کا روزہ وغیرہ اور نہ صرف یہہ بلکہ پیر فقیرونکو نیاز دینا فقیروں اور قبروں سے دعا مانگنا۔ او ہو یہہ ایسے اور ایسی تباہی باتیں جو کہ احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ کیا یہہ کچھ بت پرستی سے کم ہیں۔ ایک تو صاف اور ظاہر طور سے بت بناتے اور پوجتے دوسرے پوشیدہ اور باطن میں اپنے لئے بت بناتے ہیں یہہ تو جاہلونکا حال ہے پھر ذرہ تعلیم یافتہ لوگونکا حال سنو۔ اُنہوں نے ہی عقل اور تعصب کو یا خودرائی اور خود پرستی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے الغرض ہم یہہ نہیں کہ خدا کی حق تلفی تو ہر ایک شخص کرتا ہے کیونکہ ایک شخص بھی ایسا دستیاب نہ ہوگا جو کہ صداقت سے یہہ کہہ سکے کہ جیسا چاہئے میں خدا کو پیار کرتا ہوں +

ادھر حق اللہ کا تو یہہ حال ہے اب حق العباد کو دیکھئے۔ اگر مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک ہاتھ میں چراغ لیکر ڈھونڈیں تو ایک شخص بھی ایسا نہ ملیگا جو کہ دوسرے کو اپنے جیسا پیار کرتا ہو۔ بلکہ ہر ایک شخص میں کم و بیش خود غرضی اور اپنی محبت ہے۔ ہمارے گذشتہ مضمونوں میں یہہ بخوبی ثابت کیا گیا ہے کہ ہر ایک طور سے ہر ایک شخص اپنے پڑوسی کا گنہگار ہے۔ تو پولوس رسول کیا ہی عمدہ سچائی کہتا ہے کہ ہم سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" اور خدا نے آسمان سے نظر کی کہ کوئی نیکوکار ہے کوئی نہیں ایک بھی نہیں" یہہ یسعیاہ نبی کہتا ہے کہ سن اے آسمانو اور کان لگا اے زمین کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ لڑکونکو میں نے پالا اور پوسا پر اُنہوں نے مجھ سے سرکشی کی۔ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدھا اپنے صاحب کی چرنی کو پر اسرائیل نہیں جانتا میرے لوگ نہیں سمجھتے ہیں (۱: ۲، ۳) +

جب یہ ثابت ہو چکا کہ ہر زمانہ خدا کا بھی اور آدمی کا بھی گنہگار ہے تو سوال یہہ لازم آتا ہے کہ ہم لوگ گنہگار کس طرح بچینگے جنہوں نے خدا کی شریعت توڑ دی ہے اور اُسکی عدالت کی خدا کی شریعت پاک اور اُسکے قول سچے۔ پاک کلام صاف صاف بیان کرتا ہے کہ گناہ ضرور سزا پائیگا۔ اے پیارے دوستو کچھ سوچو تو سہی کہ تم گناہ کرتے چلے جاتے ہو کس طرح جہنم کی آگ سے بچوگے۔ تم خواب غفلت سے کب بیدار ہوگے

باقی آئندہ۔ فقیر محمد حنیف خاں لودیانہ



منقولات

قدیم مصر کا حال

مصر کا ملک بلحاظ قدیمی تواریخی حالات کے ایک بڑا مشہور ملک ہی۔ آب وہوا اُس کی صوبہ بنگال جیسی گرم ہی اور جب ماہ اگست میں دریائے نیل کا پانی چڑھ جاتا ہی تو سارے گرد نواح میں چاول اور دیگر غلہ کی فصل ہوتی ہی۔ عرصہ سال بھر میں شاید ایک یا دو دفعہ بارش ہوتی ہوگی اور بعض مقامات میں تو ایک قطرہ تک نہیں پڑتا ہوا میں یبوست ہونے کی بھی یہی وجہ ہی دریا نیل میں طغیانی اسلئے آتی ہی کہ اُن پہاڑوں میں جو اُسکے منبع کی طرف واقع ہیں کثرت سے بارش ہوتی ہی۔ مصر کے قدیمی لوگ بڑے بڑے مقدار کے پتھروں کی جگہ وہ پہاڑوں سے کشتیوں میں لاتے تھے عظیم الشان عمارات بناتے تھے۔ ان عمارات سے بعض آجتک موجود ہیں جو جو نقوش اور حروف اُنپر کندہ کئے گئے تھے باوجود مرور میعاد تین چار ہزار سال آج تک صاف صاف پڑھے جاتے ہیں اگرچہ ہمکو یونان کے موّرخوں سے بھی کسی قدر حالات اس ملک کے معلوم ہوئے ہیں پر ان کندہ تحریروں سے بہت بڑے معنے منکشف ہوتے ہیں۔ قدیمی اہل مصر کا قول ہی کہ تقریباً پانچ ہزار برس قبل از پیدایش حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سلطنت کی بنیاد رکھی گئی اس بات میں کسی کو کلام نہیں کہ عظیم الشان ستون ۲۷ سو برس قبل از حضرت عیسیٰ علیہ السلام تعمیر کئے گئے۔ یہہ سب ستون سوا ایک دو کے تاہنوز برابر موجود ہیں۔ ایک کلان ستون چھہ سو فٹ بلند پنتیس بگیہ کے رقبہ میں واقع ہی۔ اور تقریباً سارا ٹھوس پتھر کا بنا ہوا ہی۔ ان ستونوں میں بعض چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں اسلئے بنی ہوئی تھیں کہ بادشاہان مصر کی لاشیں خوشبو دار مصالحہ میں لپیٹ کر رکھی جاویں۔ معلوم ہوتا ہی کہ اُس زمانہ میں اہل مصر بڑے طاقتور اور متموّل ہونگے اور ان ستونوں کے واسطے نہایت سخت پتھر کاٹنے کے لئے بڑے تیز اور اوّل قسم کے آلات آہنی موجود ہونگے اہل مصر کی تعداد ستر لاکھہ سے زیادہ نہ تھی ان عمارات کو اکثر وہ غلام لوگ بناتے تھے جنکو اہل مصر نے دوسرے قرب وجوار قوموں کے مفتوح کرنے سے اپنے قبضہ اور تصرف میں کر لیا تھا۔ اہل مصر نے افریقہ اور ایشیا کے متصل حصص کو فتح کر لیا پر تاہم اُن کی سلطنت کی وسعت کچھہ زیادہ نہ تھی اُنپر اہل ایتھیوپیا اور اہل اسیریا میں سے بھی بادشاہ حکومت کرتے رہے۔ مگر باوجود غیر بادشاہ کے محکوم ہونے کے اُنکی طاقت میں سرمو فرق نہ پڑا آخرش پانچ سو برس قبل حضرت عیسیٰ مسیح کے اُنکو اہل فارس اور دیگر اقوام نے علی التواتر فتح کر لیا رفتہ رفتہ قدیمی مصریوں کا نام ونشان بھی کہیں نہ رہا قدیمی مصری کالے حبشی نہ تھے اُن کی رنگت اور طرح وضع اہل ایتھیوپیا کے متصل حسنہ کے بہت مشابہ ہی اگرچہ تہذیب ولیاقت علمی میں اہل ایتھیوپیا قدیمی مصریوں کے برابر نہیں مصر میں بڑے بڑے مندر بھی بنے ہوئے حالت کھنڈر میں موجود ہیں اُن کی تراشش سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنہیں محراب نہیں لگاتے تھے جو جو نقوش اور تحریریں اُنپر کندہ ہیں اُن سے ہمکو قدیمی اہل مصر کی طرز معاشرت ودیگر حالات کا بہت سا پتہ ملتا ہی۔ اہل مصر کے دو فریق تھے ایک اعلیٰ دوسرا ادنیٰ۔ دینی رہبر سپاہی۔ ملازمان سرکار۔ اور علاقہ دار جماعت اعلیٰ میں تھے اور اہل حرفہ۔ گلہ بان اور کھیتی باڑی کرنیوالے دوسری جماعت سے متعلق تھے ہر ایک شخص اپنے جدی پیشہ کی پیروی کرتا تھا پر دینی حاکم کے بیٹے کو اختیارات سپاہی بننے کے بھی حاصل تھے۔ دوسرے فریق ادنیٰ کو علم پڑھنے کی ممانعت تھی اسی لئے وہ اعلیٰ جماعت میں شریک نہ ہو سکتے تھے اُن کا بادشاہ خود مختار ہوتا تھا پر اُسکو دینی افسروں کی ہدایت پر عمل کرنا پڑتا تھا اور ہر معاملہ میں اُنہیں سے مشورہ کیا کرتا تھا۔ بادشاہ کا مقرر کرنا انہیں لوگوں کے ہاتھہ تھا کبھی کبھی ملکہ بھی اُنپر حکمران ہونے کے لئے مقرر کیجاتی تھی لیکن وہ کھلے طور پر درباروں اور مجالس میں آتی جاتی تھی۔ دینی افسروں اور سپاہیوں کو سرکار کیطرف سے معافیں ملجاتی تھیں باقی ساری زمین کا مالک اور وارث بادشاہ ہوتا تھا اور پیداوار کا پانچواں حصہ خراج لیتا تھا اُس زمانہ میں کوئی سکہ رائج نہ تھا خراج غلہ میں ادا ہوتا تھا سرکار کی طرف سے خراج وصول کرنے کے واسطے علاقہ دار مقرر ہوتے تھے۔ وہ زمینداروں کو اتنا لوٹ لیتے تھے کہ اُن کے پاس محض اوقات بسری کا گذارہ ہی رہ جاتا تھا زمین کی پیمایش کرنا اوّل اوّل اُسی ملک میں شروع ہوا معلوم ہوتا ہی کہ علم جیومیٹری کی یہیں سے بنیاد رکھی۔ مصر کے دینی حاکموں کو علم ہیئت میں بھی دسترس تھا اُنہوں نے اوّل اوّل اس بات کو دریافت کیا کہ سال میں سوا تین سو پینسٹھہ دن ہوتے ہیں

از انجمن پنجاب

واعظان انجیل ملاحظہ فرماویں

ہمارے پریس میں کتب مندرجہ ذیل برائے فروخت موجود ہیں جن جن صاحبان کو درکار ہو قیمت بھیجکر طلب فرماویں +

خطوط بنام جوانان ہند۔		مجلد خام	۴ر
"	"	مجلد پختہ	۸ر
طریق الحیات	"	"	۳ر
میزان الحق	"	"	۵ر
تعلیم الایمان	"	"	۵ر
تفسیر انجیل متی	"	"	ے
تفسیر اعمال	"	"	ے
لغات کتاب مقدس حروف رومن		"	للعہ
عیسائی مسافر مع تصاویر		"	عیقہ ۸ر
بائیبل سالم	"	"	عیعہ ۴ر
انجیل مقدس بزبان فارسی		"	۶ر
آئینہ قرآن	"	"	۱۳ر

بکاؤ گاڑی

ایک ٹمٹم مع ایک اسپ و دیگر ساز و سامان کے بکاؤ موجود ہے جس کسی کو خریدنا ہووے وہ ہم سے خط و کتابت کر کے خرید لیوے قیمت ٹمٹم گاڑی بلا اسپ عہ۔ مع اسپ عہ صرف قیمت اسپ ص +

المشتہر

پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

آئینہ قرآن

آئینہ قرآن چھپکر تیار ہو گیا ہے اور بلکہ جن جن صاحبان نے قیمت پیشگی ادا کر دی تھی ۲۵ اکتوبر کو انکی خدمت میں ارسال بھی کیا اب اطلاع دیجاتی ہے کہ جن جن صاحبان نے درخواستیں بھیجی ہیں قیمت بھیجکر کتاب مذکور طلب فرماویں یہہ کتاب بلا محصول نہیں بھیجی جاتی ہے +

اشتہار

ناظرین اخبار نورافشاں کو واضح ہو کہ ہم کتاب مسمی بہ عدم ضرورت قرآن کو جو کہ پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب نے تصنیف کی ہے شایع کرنے کی تجویز کرتے ہیں۔ کتاب مذکور کے ایکسو پچاس صفحہ ہوں گے اور قیمت مع محصول فی جلد ۵ر ہو گی بلا محصول ۴ر اسلئے جو صاحبان کتاب مذکورہ بالا خریدنا چاہتے ہیں درخواست ارسال فرماویں فقط +

المشتہر

پادری ای۔ ایم۔ ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

مشتریان نورافشاں

جب سے ہم نے اخبار نورافشاں جاری کیا ہے بعض بعض صاحبان نے اخبار تو خرید اگر قیمت تاحال ادا نہیں کی۔ اور بعضوں نے چار چار سال کا حساب دبا رکھا۔ تقاضے کے وقت خاموشی اختیار کرتے ہیں اور اخبار کو مال مفت سمجھ کر لئے جاتے ہیں اور بعضوں نے دو دو سال کا حساب بیباق نہیں کیا جب طلب کرتے ہیں تو جواب ندارد۔ عدالت چڑھنے اور دوسروں کو چڑھاتے ہوئے ہمکو شرم آتی ہے کیونکہ ایسے نادہند صاحبان کا ہم نے آجتک نام اپنے دیگر ہمعصران تک بھی ظاہر نہیں کیا۔ اس سر دردی اور نقصان سے چھٹکارا پانے کے لئے اب ہم تجویز مندرجہ بالا پر عمل کرینگے۔ اگرچہ ہمارا خیال ہے کہ شاید کسیقدر خریدار کم ہو جاوینگے مگر نو نقد نہ تیرہ ادھار کا معاملہ تو ہو جاویگا مشتریان ذرا دستور العمل مندرجہ ذیل پر ملاحظ فرماویں +

۱۔ تمام صاحبان جنکے ذمہ بقایا حساب ہے آخیر نومبر ۱۸۸۱ء سے پیشتر مرحمت فرماویں۔ ورنہ بلاچاری ہم لینگے ہمکو دینا پڑیگا +

۲۔ جو صاحب ۱۸۸۲ء کے واسطے اخبار نورافشاں خریدنا چاہیں آخیر دسمبر ۱۸۸۱ء تک پیشگی قیمت روانہ فرماویں ورنہ جن جن صاحبان کا حساب آخیر دسمبر ۱۸۸۱ء تک صاف ہو جاویگا انکی خدمت میں بلا ادائگی قیمت پیشگی اخبار روانہ نہ ہوگا +

۳۔ جنکے نام یکم جنوری ۱۸۸۲ء سے اخبار نہ پہنچے وے یہہ تصور فرماویں کہ ہمارا حساب بند ہوا +

المشتہر

پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس ۷ اکتوبر

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت یہہ ہے سالانہ بلا محصول عہ مع محصول ے ۲ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ۔ ۳ پرچہ کیواسطے مع محصول ۱۲ر عہ۔ ۴ پرچہ کیواسطے مع محصول ۱۲ر عہ۔ ۵ پرچہ کیواسطے مع محصول ۱۲ر عہ۔ ۶ پرچہ کیواسطے مع محصول ۱۲ر عہ۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے مع محصول ۱۲ر عہ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہے بھیجی جاوے +